طب جدید:

خلقت جنین کے بارے میں جدید سائنسی تحقیق اور قرآنِ کریم

پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان

قرآن حکیم وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جو مابعد الطبعیاتی حقائق سے لے کر تمدنی مسائل تک تمام امور پر روشنی ڈالتا ہے۔ چونکہ اس کا مخاطب انسان ''اور موضوع ہدایت وراہنمائی'' ہے اس لئے وہ تمام علوم سے بحث کرتا ہے جو انسان کی ہدایت وراہنمائی اور نجات وفلاح کا باعث ہوں۔ خود قرآنِ حکیم میں اس کی یہ صفت بیان ہوئی ہے۔''وما فرطنا فی الکتب من شی''.

(۱) ہم نے کتاب میں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی جو مقصد ہدایت کے لئے ضروری ہو)۔ اس میں ضمناً وہ علوم بھی زیر بحث آئے ہیں یا ان کی طرف اشارات ملتے ہیں جن سے انسان، کائنات اور حیات کے سربستہ رازوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ ہم یہاں قرآنِ حکیم میں ذکر کردہ مختلف سائنسی علوم کی تفصیل سے بیان کرنے کی بجائے اپنے موضوع کو صرف علم جنین (Embryology) تک محدود رکھیں گے کہ اس کے بارے میں قرآنی حقائق کیا ہیں، جدید تحقیقات کس حد تک ان سے مطابقت رکھتی ہیں اور اس شعبے میں قرآن اور جدید تحقیقات کے باہمی موازنہ سے کس نتیجہ تک پہنچے ہیں۔

انسانی تخلیق چاہے براہِ راست ارضی مادہ سے ہو یا اس میں تدریجی ارتقاء ہو یہ حقیقت ہے کہ انسان کے تخلیق عمل کی تکمیل کے بعد خود اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس کی نطفہ کے ذریعے تناسل کی صلاحیت رکھ دی ہے، اور ایک تدریجی ارتقاء جسے "Biological Evolution" کہا جاسکتا ہے، قرآنِ حکیم نے بڑی صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ انسانی تخلیق کا یہ عمل، علم کی جس شاخ سے متعلق ہے اسے علم الجنین (Embryology) کہا جاتا ہے۔ اس موضوع پر قرآنِ حکیم کی بیان کردہ معلومات آج کی تحقیقات سے مکمل مطابقت رکھتی ہیں۔ حالانکہ اناٹومی، فزیالوجی اور سرجری جیسے علوم میں ابھی وہ ارتقاء نہیں ہوا تھا جو آج ہمیں نظر آتا ہے۔ مگر آج کی میڈیکل سائنس نہ صرف ان حقائق کی تصدیق کر رہی ہے بلکہ اس سے رہنمائی بھی حاصل کر رہی ہے۔

قرآنِ حکیم میں انسانی جنین کے مدارج ارتقاء کے حوالے اگرچہ بہت سے مقامات پر آئے ہیں مگر ان میں سے چند نمایاں حسبِ ذیل ہیں:

۱. وهو الذی أنشاكم من نفس واحدة. (۲)

وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک نفسِ واحد سے پیدا کیا۔

۲. خلقكم من نفس واحدة ثم جعل منها زوجها. (۳)

اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس میں سے اس کا ایک جوڑا نکالا۔ (۴)

مذکورہ بالا دو آیات (11) میں انسانی تخلیق کو نفس واحدہ سے قرار دیا گیا ہے۔ عام طور پر مفسرین وشارحین نے نفس واحد سے ''آدم ؑ'' مراد

لئے ہیں۔مگر جدید تحقیقات کی روشنی میں اگر اس سے "Single Life Cell" مراد لیا جائے تو قرآنی الفاظ میں اس کی بھی گنجائش موجود ہے۔مزید یہ کہ کلام پاک کے الفاظ ''انشاکم وخلقکم'' مزید تحقیق کے ابواب کھولتے ہیں۔

(۳) یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس وحدۃٍ (۵)

(اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری تخلیق ایک جان سے کی)

(۴) انا خلقنا الانسان من نطفۃٍ امشاج نبتلیه فجعلنه سمیعا بصیرا. (۶)

(بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا کہ ہم اسے آزمائیں سو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا)۔

(۵) ونقر فی الارحام مانشاء الی اجلٍ مسمیٰ.(۷)

(اور ہم جسے چاہتے ہیں ماؤں کے رحموں میں ایک مقررہ میعاد تک ٹھہرائے رکھتے ہیں)۔

(۶) ولقد خلقنا الانسان من سللة من طینٍ ثم جعلنه نطفة فی قرار مکین .ثم خلقنا النطفة علقةً فخلقنا العلقة مضغةً فخلقنا المضغة عظاماً فکسو نا العظام لحما ثم انشأ نه خلقا آخر .فتبرک الله أحسن الخا لقین.(۸)

(اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا، پھر ہم نے اس حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر ہم نے اس قطرہ کو خون کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا، پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ان ہڈیوں پر ہم نے گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک نئی صورت تخلیق عطا کی تو اللہ بڑا ہی برکت والا ہے جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)۔

(۷) یخلقکم فی بطون امهاتکم خلقا من بعد خلق فی ظلمت ثلث. ذالکم الله ربکم له الملک لا اله الا هو فانی تصرفون. (۹)

(وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔بادشاہی اسی ہی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔)

یہاں ہم علم الجنین سے متعلق ان اہم قرآن انکشافات کی وضاحت جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں پیش کر رہے ہیں، جن سے قدرت الٰہیہ کے اثبات کے ساتھ ساتھ قرآنِ حکیم کا سائنسی اعجاز بھی نمایاں ہوتا ہے۔

ا۔انسانی تخلیق:

انسانی تخلیق ''نفس واحدہ'' "Single Life Cell" یا مرد وعورت کے مخلوط نطفہ سے ہوتی ہے۔اور اس مفہوم پر ان الفاظ کا اطلاق زیادہ واضح ہے۔خوردبینی مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرد کے ایک بار خارج شدہ مادہ تولید (Semon) میں زندہ تولیدی خلیوں (Sperm Cells) کی تعداد 20 اور 50 کروڑ تک ہوتی ہے۔ان کروڑوں تولیدی خلیوں میں سے صرف ایک تولیدی خلیہ

سے تخلیق کا عمل شروع ہوتا ہے اور باقی تمام تولیدی خلیئے بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان تولیدی خلیوں میں موجود (Ezymes) مادہ کے انڈے (Ovum) کے گرد جھلی کو ہضم کرتے ہیں تا کہ ایک تولیدی خلیہ انڈے میں داخل ہوسکے جب تولیدی خلیہ یا (Sperm) انڈے میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ بھی ایک (Enzyme) بناتا ہے جو دوسرے تولیدی خلیوں کو (Ovum) کے ساتھ ملنے سے روکتا ہے۔ (11)

''یخلقکم فی بطون امھاتکم خلقا من بعد خلق فی ظلمت ثلث. ذالکم اللہ ربکم لہ الملک لا الہ الاھو فانی تصرفون''.(9)

(وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔ یہی اللہ ہے۔ جو تمہارا رب ہے۔ بادشاہی اسی ہی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔)

اس قرآنی آیات کی جدید تحقیق بھی تصدیق کرتی ہے۔ (Embryology) کے ماہرین مثلاً: (Bailansky, 1981) ان پردوں کو (Embryonic Membrane) سے منسوب کرتے ہیں۔ جو کہ (Amnion Chorion) اور (Allantios) ہیں۔

جہاں تک قرآنی آیات میں لوتھڑے کے ذکر کا تعلق ہے، جدید تحقیق کے حوالے سے اس لوتھڑے کو Blastocyst کہتے ہیں۔ یہی Blastocyst آٹھ ہفتے بعد Embryo میں تبدیل ہوجاتا ہے اس کے بعد پرورش کا عمل جاری رہتا ہے اور بچہ پیدا ہونے تک ہم اسے Fetus کہتے ہیں۔ ایمبریو (Embryo) کی باہر کی دیوار کے خلیے ماں کی Endometrium کے خلیوں سے مل کر Placenta بناتے ہیں۔ جس کی مدد سے بچے کو خوراک ملتی ہے۔

۲۔ جنس کے تعین میں بنیادی کردار مرد کے نطفے کا ہوتا ہے۔

علم الجنین کی جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ جنس کے تعین کا تمام تر دارومدار مرد کے نطفے پر ہوتا ہے کیونکہ اس میں ایکس۔ وائی (XY) دونوں کروموسوم ہوتے ہیں جو جنین کی جنس کا تعین کرتے ہیں (۱۲) اس میں اہم Y کروموسوم ہے۔ جو نر جنس میں باپ کی طرف سے آتا ہے۔ مادہ جنس میں ایک X کروموسوم کی طرف سے اور X کروموسوم ماں کی طرف سے ملتا ہے۔ ماں میں نر جنس پیدا کرنے والا Y کروموسوم نہیں ہوتا۔ یہ Y کروموسوم صرف مرد کی طرف سے آتا ہے۔ لہٰذا فیملی میں بیٹے نہ پیدا ہونے پر عورت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ صرف مرد ذمہ دار ہوتا ہے۔

ایک جگہ پر ارشاد ہے۔ ''ومن آیتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا.(۱۵)

(اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس میں تمہارے لئے تمہارے ہی نفسوں میں سے جوڑے بنائے۔)

قرآنِ حکیم نے صدیوں پہلے یہ اہم انکشاف کیا ہے جب کہ مذکورہ آیت نمبر ۳ میں ہے۔

''اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک خلیہ "Zygote Cell" سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔'' (۱۳)

اور دوسری آیت میں ہے۔ "وانہ خلق الزوجین الذکر والانثیٰ من نطفۃٍ اذا تمنیٰ۔ (۱۴)
(اسی نے نر اور مادہ کو اسی (مرد کے) نطفہ سے پیدا کیا جب وہ رحم میں ٹپکایا جاتا ہے)، نر بننے کی وضاحت کردی۔

۳۔نطفہ رحم مادر میں ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو جاتا ہے۔

قدرت کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو کہ جب پہلا سپرم Sperm عورت کے نطفہ Ovum سے مل کر اس کے رحم میں داخل ہوتا ہے تو اسی وقت Ovum پر ایک جھلی (Membrane) آجاتی ہے جو دوسرے سپرم کو اس میں داخل ہونے سے روک دیتی ہے، جسے (Fertilizing Membrane) کہا جاتا ہے۔ پھر یہ بارآور شدہ بیضہ عورت کے تولیدی نظام میں ایک مخصوص مقام جسے قرآنِ حکیم نے ''قرار مکین'' (محفوظ مقام) کہا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت نمبر چھ میں ہے۔ (۱۶)

بیضہ نالیوں (Fallopin Tubes) کے راستے سے گزر کر رحم مادر (Urerus) میں اتر جاتا ہے اور وہیں ایک خاص مقام پر ٹھہر جاتا ہے۔ جس کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے۔ ''ونقر فی الارحام مانشاء الی اجل مسمیً (۱۷)
(ہم جسے چاہتے ہیں ماؤں کے رحموں میں ایک مقرر معیاد تک ٹھہرا دیتے ہیں)۔ قرآنِ حکیم نے رحم مادری کو ''قرار مکین'' قرار دے کر یہ واضح کیا ہے کہ جنین (Embryo) کے لئے یہ سب سے بہتر محفوظ مقام ہے۔ رحم میں جنین کو جن پردوں سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اسے "Embryonic Membrne" کہتے ہیں۔

۴۔رحم مادر میں تین اندھیروں میں انسانی تخلیق کا عمل وجود میں آتا ہے۔

تقریباً ایک صدی قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایک انسان کی پیدائش کا عمل صرف ماں کے پیٹ میں موجود رحم میں وقوع پذیر ہوتا ہے یعنی صرف ایک تاریک حالت میں۔ مگر قرآنِ حکیم یہ انکشاف کرتا ہے کہ قدرت کا یہ تخلیق شاہکار انتہائی احتیاط اور حفاظت کے ساتھ تین پردوں یا تاریکیوں میں تشکیل پاتا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت نمبر ۷ میں کہا گیا ہے۔ ''وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے۔ (۱۸)

جدید سائنس آج ان تین پردوں کی تصدیق کر رہی ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔شکمِ مادر کی دیوار (THE ANTERIOR ABDOMINAL WALL)

۲۔رحمی دیوار (THE UTERINE WALL)

۳۔غلاف جنین جھلی (THE AMNIOCHORIONIC MEMBRANE)

(1. Amnion 2. Allantios 3. Chorion.)

ایک دوسری روایت میں جو حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اس کی شکل وصورت بناتا ہے اور اس میں سننے اور دیکھنے کی قوت پیدا کرتا ہے۔ کھال، گوشت اور ہڈیاں بناتا

ہے، پھر دریافت کرتا ہے" اے میرے رب! نر ہوگا یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں فیصلہ فرماتے ہیں اور وہ فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ فرشتہ پوچھتا ہے اس کی عمر کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھی جو چاہتے ہیں فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ فرشتہ لکھا ہوا ورق اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔(۱۹)

جدید تحقیق نے اب ثابت کر دیا ہے کہ ہر شخص (Except Twins) کا جینیٹک میک اپ مختلف ہوتا ہے۔ جس میں اس کی صلاحیت، شکل، ذہنی کیفیت، عمر وغیرہ کا انحصار اس کی Genes متعین کرتی ہیں۔ یہ Genes لاکھوں Nuelcotides سے بنی ہوتی ہیں۔

۵۔ جنین کی سماعت بصارت سے مقدم ہوتی ہے۔

جنین کی نشو ونما کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ حکیم نے اس کی سماعت کو بصارت پر مقدم رکھا ہے۔ مثلاً مذکورہ آیت نمبر ۴ میں ہے۔"بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزمائیں، ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔(۲۰)

دوسری آیت میں ہے۔"وجعل لکم السمع والابصار والافئدة. (۲۱)

اس نے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل (دماغ) بنائے اور مذکورہ حدیث جو کہ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے، میں بھی سماعت کا ذکر بصارت سے پہلے آیا ہے۔

ایمبر یولوجی کی جدید تحقیقات نے آج اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ جنین کا نشو ونما چوتھے مہینے میں کامل ہو جاتا ہے۔

مگر اس کی بصارت کی نشو ونما کچھ تاخیر سے ہوتی ہے، اس لئے جنین اسی وقت سے بعض خارجی آوازیں اور واقعات سن سکتا ہے۔ جس طرح نومولود بچہ ولادت کے فوراً بعد خود بخود سن سکتا ہے۔ لیکن اشیاء کو پوری وضاحت کے ساتھ چھ ماہ کی عمر ہونے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا۔ چھ ماہ میں اس کی آنکھوں میں بینائی کے پردے کی نمو مکمل ہو جاتی ہے۔(۲۲)

جنین کے متعلق یہ مراحل ہیں جن کا سراغ لگانے میں سائنس صدیوں کی تحقیق کے بعد کامیاب ہوئی ہے۔ جو قرآنِ حکیم نے آج سے چودہ سو سال قبل بیان کر دیئے ہیں اور اس شعبے کے ماہرین نے اس کا برملا اعتراف کر لیا ہے۔ مشہور فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکائے لکھتے ہیں:۔(Qadri, 2000)۔(۲۵)

"Embroyologists will be surprised to find in the Quranic text, revealed to Prophet, Muhammad (Peace Be Upon Him) 1400 Year ago, and in his'hadith, inforamtion on the stages of developemnt of the embryo."(23)

آخر میں مذہب اور سائنس سے وابستہ اہلِ علم وفضل سے میری گزارش ہے اور جسے میں آج کی اہم ضرورت محسوس کرتا ہوں یہ ہے کہ وہ قرآنی علوم کا جدید تحقیقات کی روشنی میں جائزہ لے کر اس کے علمی اور سائنسی اعجاز کو نمایاں کریں اور اس کتابِ ہدایت سے جو کہ تمام علوم کا سرچشمہ ومنبع ہے نہ صرف پوری انسانیت کو مستفید کریں بلکہ عصر حاضر کے باطل نظریات اور فلسفوں کو رد کرتے ہوئے اہلِ باطل پر اسی

طرح حجت قائم کریں جس طرح قرآنِ حکیم کی بے نظیر فصاحت و بلاغت کے اعجاز نے اہلِ عرب ک زبانیں گنگ کر کے ان کے خلاف حجت قائم کردی تھی۔ اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے کہ علم و معرفت، حقیقت و صداقت اور رشد و ہدایت کا واحد اور حقیقی منبع و سرچشمہ صرف قرآنِ حکیم ہے۔"ان هذا القرآن يهدى للتى هى اقوم " (۲۴)(یہ قرآن بلاشبہ وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔)

بقول اقبال:

نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات　　　بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمتِ عظمیٰ کی قدردانی اور اس سے حقیقی استفادہ کی سعادت سے نوازے۔(آمین)

حواشی و حواله جات:

(۱) الانعام: ۳۸　(۲) الانعام: ۹۹　(۳) الزمر: ۶　(۴)

سورۃ لقمان میں ہے۔"ما خلقكم و لا بعثكم الا كنفس واحدةٍ".

تمہیں پیدا کرنے اور دوبارہ اٹھانا اسی طرح ہے جیسے ایک جان سے زندگی کا آغاز کیا جانا)۔(لقمن: ۲۸)

(۵) النساء: ۱　(۶) الدهر: ۲.　(۷) الحج: ۵　(۸) المؤمون: ۱۲، ۱۴.　(۹) الزمر: ۶.

(۱۰) الانعام: ۹۹، الزمر: ۶.

(۱۱) B.I,Bailansky, "An Introduction to embroyology: Hott Sounders, New York 1981, P:43

(۱۲) Encyclopaedia Britanica "CHROMOSOMES" THE University of Chicago.

(۱۳) النساء: ۱　(۱۴) النجم: 45. 46　(۱۵) الروم: 21　(۱۶) المؤمنون: ۱۳.

(۱۷) الحج: ۵　(۱۸) الزمر: ۶.　(۱۹) مسلم: صحيح مسلم. باب القدر.

(۲۰) الدهر: ۲.　(۲۱) السجده: ۹.　(۲۲) حدیث نبوی اور علم النفس ص : 249

(۲۳) THE DEVELOPING HUMAN, P:12

(۲۴) الاسراء: ۹

(۲۵) سائنسی انکشافات۔قرآن و حدیث کی روشنی میں۔(مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری)

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں:

almubahisulislamia@yahoo.com